خواجہ شمس الدین عظیمی

کا خصوصی خطاب

استقبالِ رمضان 2009ئ

Audio mp3

Track 1

Time 19:44

روزے او ر روحانی انسان

السلام و علیکم ...

اعوذ با اللہ...

بسم اللہ ...

انا انزلہ لیلۃ القدر...

محترم بزرگوں ،عزیزانِ گرمی قدر ،سلسلہ کے بچوں اور بچیوں اور بزرگوں
السلام و علیکم؛ ابھی آپ نے ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی تقریر سنی میں نے
بھی بڑی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اس تقریب کو سنا الحمد اللہ ...رمضان
المبارک سے متعلق اور روزے کی بر کتوں سے متعلق، تقوی سے متعلق،آپس میں
بھا ئی چارے محبت سے متعلق ،اور اولاد کے حقوق سے متعلق اور والدین کے
حقوق سے متعلق ،تمام پہلووں پر ڈاکٹر وقار یوسف نے نہایت جامع الفاظ میں
تقریر کی ہے ۔اور رمضان الشریف کے موضوع پر جو ضروری باتیں تھیں ۔تقریباً
وہ انہوں نے بیان کر دی ہیں ۔اس میں ایک پہلو ایسا رہ گیا ہے جو انسانی
ذات سے متعلق ہے ۔انسانی ذات سے مراد میری یہ ہے تو ایک تو انسان ہے آدم
ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کے اندر سے حرکت ختم ہو جا تی ہے ۔روح نکل جا تی
ہے لیکن روح نکل کے بعد جسم میں کو ئی تبدیلی واقع نہیں ہو تی فوری طور پر
جسم میں کو ئی تبدیلی واقع نہیں ہو تی ہےہاتھ بھی اسی طرح رہتے ہیں ،پیر
بھی اسی طرح رہتے ہیں ،چہرے میں بھی کو ئی تبدیلی واقع نہیں ہو تی، جسم
بھی خراب نہیںہو تا ،اس کے لئے وقت چا ہئے تو ایک سوال یہ سامنے آتا ہے ہر
شخص جو صاحب عقل و شعور ہے اس کے ذہن میں یہ سوال ضرور آتا ہے کہ
ایک چلتا پھر تا آدمی بے حسوں حر کت کیسے ہو گیا ۔ایک سوال ہے ایک آدمی
چل رہا ہے، پھر رہا ہے،باتیں کر رہا ہے ، اس کو سو ئی چبونے کا احساس ہو تا
ہے ،انجکشن کی سوئی لگے تو وہ چبتی ہے ،لیکن کو ئی ایسا واقعہ پیش آجا تا
ہے یعنی کہ کو ئی ایسی چیز انسان کے اندر سے نکل جا تی ہے کہ انسان کے اندر
کسی بھی قسم کی کو ئی حرکت نہیں رہتی ہےیہ بڑا ایک سوالیہ؟ نشان ہے تو

کیا چیز ہے جو انسان کے اندر سے نکل گئی اس کے آپ حلق میں پانی ڈالیں وہ
پانی بھی اندر اتر تا ،اس کے سوئی چبوئیں تو سوئی چبنے کا احساس نہیں ہو تا
اور سوئی کے انجکشن وہ کار آمد بھی نہیں ہو تا تو کیا کیا ہو ا اس جسم کے
ساتھ ...؟جسم میں کو ئی تبدیلی واقع نہیں ہو ئی اچھا بول نہیں سکتا اس کے
اگر ذرا لگا ئی جا ئے چوٹ لگا ائی جا ئے تو خون اگر وہ زندہ ہو تا ہے تو وہ چلاتا
ہے چنختا ہے اس کا مقابلہ کر تا ہے ،لیکن دیکھئے اب ہندو لو گ اس کو جلا دیتے
ہیں ،کبھی کو ئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیاہو کہ بندہ اٹھ کر بیٹھ گیا ہوکہ بھئی
کیوں مجھے کیوں جلا رہے ہو،اسلا م میں دبانا قبر کے اندر ایک عمل ہے۔ آج تک
لا کھوں کروڑوں سال ہو گئے کبھی یہ نہیں سنے میںآیا کہ بھی کو ئی آدمی نے یہ
کہا ہوکہ یہ بھئی مجھے کہاں گڈے میں ڈال کر جا رہے ہو مانو مٹی اوپر رکھ کر
جا رہے ہو ،اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل چیز جو ہے وہ جسم نہیں ہے اصل
چیز اگر جسم میں ہو تی تو اس کا کچھ تو ردعمل ہو تا کو ئی نہ ردعمل ہو نا
کا مطلب سید ھاسیدھا یہ ہے کہ اصل چیز جسم مادی جسم نہیں ہے ،اصل چیز
کچھ اور ہے جو مادی جسم کو یہ شعور بخشتا ہے یہ احساس اس کو معین کر تا
ہے کہ بھئی میرے سوئی تم نے میرے کیوں چوبا ئی میں نے تمہارا کیا بگاڑا تھا ،
ایسا ہو تا ہے ایک زندہ آدمی کے آپ سو ئی چوبوئیں کہے گا کیا کیامطلب ہے
بھئی ...تم نے میرے سوئی کیوں چو بوئی یا کسی نے کو ئی لا ٹھی مار دی سر پر
اس نے کہا بھئی...عجیب آدمی ہے سر پر لا ٹھی مار دی اور جناب وہ عدالت میں
چلے جا ئیں گے مقدمہ چل جا ئے گا ،سزا ہو جا ئے گی لیکن ایک ایسا وقت آتا ہے
جسم کے اندر کو ئی تبدیلی واقع نہیں ہو تی جسم موجود ہے ،لیکن اب اس
جسم کو آپ کاٹ دیجئے،یا جلا دیجئے ،اس جسم کو آپ دبا دیجئے،اس جسم کو آپ
پیر میں رسی ڈال کر سڑک پر گھسیٹے اس کی اپنی طرف سے کو ئی مدافیت
نہیں ہو تی، تو یہ سوال ہے آپ سب لوگوں سے کہ مدافیت کیوں نہیں ہو تی ؟
کیوں نہیں ہو تی بھئی ...مدافیت؟سوال ہے آپ لو گوں سے مدافیت کیوں نہیں
ہو تی ؟روح نکل جا تی ہے ، جب تک آدمی کے اندر روح رہتی ہے اس کے اندر
قوت مدافیت ہو تی ہے۔ مثلاً آدمی سو تا ہے سونے میں بھی یہی کہتے ہیں
سوتامرابرابر اس میں بھی کہتے ہیں روح کاتعلق اس طرح کا نہیں ہو تا جس
طرح بیداری میں ہو تا ہے ،لیکن سونے کی حالت میں بھی کو ئی آدمی آپ کے
سوئی چبوئے تو فوراً آپ کی آنکھ کھل جا ئے گی یہ کیا بد تمیزی ہے بھئی ...اس
کا مطلب یہ ہوا ہمارا جو یہ مادی جسم ہے یہ ایک موٹر کا ر کی طرح ہے ،
موٹر کار میں اگرپٹرول ہو گا تو گاڑی چلے گی ،پٹرول نہیںہو گا گا ڑی نہیں چلے
گی ،تو اسی صورت سے ہمارا یہ جسم ہے اگر اس کے اندر روح ہے تو جسم
میں حرکت ہو گی روح نہیں ہے تو جسم میں حرکت نہیں ہوگی تو میرا آپ
حضرات سے یہ سوال ہے کہ اصل چیز ہماری مادی جسم ہے ،یا اصل چیز مادی
جسم کو حرکت میں رکھنے والی ہستی ہے۔اصل چیز کو ن سی ہے ؟ضرور سے
بو لیں بھئی روح ہی ہے نہ... تو پھر ہم کیا ہو ئے اصل تو روح ہو گئی آپ نے

کہا نے اصل تو روح ہے تو ہم کیا ہو ئے اصل تو روح ہے نے اب روح نکل گئی ہ
ہم کیا ہو ئے ؟جی ...اس کا مطلب ہے ہم کچھ نہیں ہیں ہفکشن ہیں دھوکہ
ہے انسانی جسم جو ہے وہ حضور قلندر بابااولیا ء کے ارشاد کے مطا بق روح کا
لباس ہے قلندر بابااولیاء نے فرمایا کہ رو ح کا لباس ہے یہ جسم یعنی روح نے
ایک لباس بنا نا اور وہ لباس ایسا ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ آگیا ،انگلی میں انگلی
آگئی ، ناک میں ناک آگئی ،آنکھ میں آنکھ آگئی ،کان میں کان آگیا ، دل میں دل
آگیا ،ایسا لباس بن سکتا ہے اب اچھا یہ جسم مادی جسم جس کو ہم سب کچھ
سمجھ رہے ہیں اس کی حیثیت ایک کر تے کی، ایک شلوار کی، ایک کوٹ کی یا
ایک وسکٹ کی شیروانی کی ہے یہ بات سمجھ میں آرہی ہے آپ کے سمجھ میں
آرہی تو ضرور سے بو لیں تو میں آگے چلو تو اب اس کا مطلب ہے اصل جو
ہماری ہے وہ روح ہے ،سیدھی سی بات ہے اصل ہماری روح ہے ،جسم ہمارا
روح کا لباس ہے اور روح اپنے لباس تبدیل کر تی رہتی ہے ،مثلاً عالم ِارواح میں
بھی روح تھی ،وہاں اس وقت تک جو بھی لباس ہو ،عالم ِارواح سے اس دنیا میں
آئی اس نے ایک بچے کی شکل اختیار کی پھر وہ بچہ بڑا ہو گیا ،با لغ ہو گیا ،با
شعور ہو گیا ، جوان ہو گیا ،بوڑھا ہو گیا ،یہاں سے رخصت ہو گیا۔ لیکن اگر
روح نکال لی جا ئے مثلاً ایک بچہ پیدا ہوا اللہ تعالیٰ سب کے بچوں ہو امت دے
اور روح نکل جا ئے اب وہ بچہ بڑا ہو گا ،کیوں نہیں بڑا ہوگا؟ جو جسم کو
نشوونما دینی والی چیزہے وہ نکل گئی اس نے جسم کو سہارا نہیں دیا تو
مختصر بات یہ ہو ئی انسان کا جو یہ جسم ہے یہ اصل نہیں ہے، یہ انسان کا
یہ جو آد می کا مادی جسم ہے یہ روح کا لباس ہے ،مصیبت جو پریشانی ہے یہ
ہے کہ ہم اس مادی وجود کو جو لباس ہے اس کو ہم اصل سمجھ رہے ہیں اور
اس بات سے سبق نہیں لیتے کہ مر نے کے بعد اس جسم کا کچھ نہیں بگڑتا اس
جسم کو مردہ کیوں کہتے ہیں ،سوال یہ ہے کہ ایک اصل جسم ہے یہ مر کیوں
جا تا ہے اور یہ مر جا تا ہے تو یہ اصل کیسے ہوا تو یہ جتنے بھی وقار صاحب کی
تقریر ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ یہ روزہ ،حج ،زکوٰۃ،نمازیں پڑ ھنا یہ کو ن کر
تاہے، کون کر تا ہے ؟جسم کر تا ہے روح جسم کے تابع جسم کو میڈیم بناکر کر
تی ہے یا جب تک روح جسم کے اندر رہتی ہے آدمی نماز بھی پڑھتا ہے ،روزہ بھی
رکھتا ہے ،حج بھی کر تا ہے ،اور جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو نماز، روزہ
وہ تو آپ کو پتا ہے مردہ جسم تو کچھ نہیں کر سکتا تو یہ جو ررمضان المبارک
کا جو مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے کہا روزہ کی جزا میں خود ہوں ،روزہ کی جزا
میں خود ہوں کا مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزہ اگر صحیح معنوں
میں رکھ لئے جا ئیں تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے قریب ہو جا تے ہیں ،بہت
مختصر بات ہے اگر آپ صحیح روزہ رکھ لیں روزہ کے آداب پو رے کر لیں اور
رمضان میں سونے کا پرو گرام نہ بنا ئیں ،جتنا سو تے ہیں ایک اصول اور قاعدہ
کے تحت رمضا ن کا پروگرام پو را کریں تو بزرگوں کا یہ فرمانا ہے اور اللہ تعالیٰ
کا بھی یہ فرمانا ہے کہ لیلتہ القدر من الف شھر...کہ انسان کے اندر اتنی

استعداد پیدا ہو جا تی ہے۔اتنی ساکت پیدا ہو جا تی ہے کہ وہ رمضان المبا رک
کے آخری مہینے میں شب قدر کا اگر پروگرام کر لے تو وہ فرشتوں کو دیکھ لیتا
ہے۔کیو ں کہ حدیث شریف میںتو یہ آیاہے کہ فرشتے جو ہیں اس بندے سے
حضرت جبرائیل علیہ السلام مسافہ کر تے ہیں۔تو پہلی بات جو ہمیں یاد رکھنے
کی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا جو یہ جسم ہے یہ اصلی نہیں ہے۔یہ روح کا بنا یا
ہوا ایک لباس ہے بالکل اس طرح جس طرح آدمی کا بنا یا ہوا ایک لباس کپڑے کا
ہو تا ہے۔جس کو ٹیلر ماسٹر سیتا ہے۔اگر یہ یقین کے درجے میں یہ بات پہنچ
جا ئے کہ ہمارا مادی جسم روح چلا رہی ہے تو ظاہر ہے ہم روح کی طرف
متوجہ ہو نگے کہ بھئی جب روح چلا رہی ہے تو روح کیا ہے؟ اس کو بھی تو پتا
ہو نا چاہئے۔اب صورت حال یہ ہے کہ ہم مادی جسم کو ہی سب کچھ
سمجھتے ہیں۔بس یہی سب سے بڑا جو ہے نہ نقصان کی بات ہے اور یہی سب
سے بڑی خرابی اورپریشانی ہے کہ ہم اس مادی جسم کو ہی سب کچھ
سمجھتے ہیں کہ یہ اصلی ہے حالانکہ ہمارا تجر بہ ہے کہ جب ہم قبر میں جسم
کو دفن کر دیتے ہیں تو کچھ عرصے کے بعد ہم قبر کھولتے ہیں تو وہاں جسم
نہیں ہو تاہڈیاں ملتی ہیں اور کچھ اور وقت گزر جا ئے تو ہڈیاں بھی نہیں
ملتی۔اگر مسلمان کا اس بات پر یقین کامل ہوجائے کہ یہ مادی جسم روح کا
لباس ہے۔ اور میری اصل جو ہے وہ روح ہے تو سارا مسئلہ حل ہو جا ئے گا اور
انشااللہ لوگوں کے اندر جو یہ بد اخلا قیاں ،پریشانیاں ،ظلم یہ وہ اس سے سب
سے آدمی کا ذہن ہٹ جا ئے گا۔اور کیوں کہ یہ بات ذرا غور سے سنئے گا پھر میں
ختم کر رہا ہوں کیوں کہ روح ازل میں اللہ کو دیکھ چکی ہے۔اللہ تعالیٰ نے
فرمایا الست بربکم ...کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟توروحوں نے کہا قالو ابلیٰ
...جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔تو ا س کا واضع مطلب یہ ہے کہ روح اللہ کو
دیکھ چکی ہے ازل میں روح اللہ کو دیکھ چکی ہے۔نہ صرف دیکھ چکی ہے بلکہ
اللہ کو دیکھ کر اللہ کی ربوبیت کا اقرار بھی کر چکی ہے۔اللہ تعالیٰ کی آواز
بھی سن چکی ہے۔اب روح بھی اللہ تعالیٰ کی آواز بھی سن چکی ہے۔اللہ کو
دیکھ بھی چکی ہے۔تو اب اس مادی وجود کے اندر رہتے ہو ئے روح کیو ں نہیں
دیکھتی ؟کہ مادی وجود کو انسان نے اصل سمجھ لیا ہے۔اگر ہم روح کو اصل
سمجھ لیں اور مادی وجود کو فکشن سمجھنے لگے تو مسئلہ حل ہو جا ئے گا اور
انشا اللہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں قربت نصیب ہو جا ئے گی ۔آپ حضرات تشریف
لائے بڑی مہربانی بڑی عنا یت ہے اور تقریر میں نے سنی بہت اچھی تقریر کی
ماشا اللہ...اب اس میں ایک یہ بات کا اضافہ کر لیںمادی جسم جو ہے یہ اصل
نہیں ہے اصل ہماری روح ہے جو اس ،مادی جسم کو سنبھالے ہو ئے ہے۔جب
تک روح مادی جسم کو سنبھالے رہتی ہے آدمی زندہ رہتا ہے اور جب روح اس
وجود کو چھوڑ دیتی ہے تو آدمی مر جا تا ہے اور جب آدمی مر جا تا ہے تو قبر
میں جا کر مٹی بن جا تا ہے۔لیکن قبر میںجا نے کے بعد بھی روح موجود رہتی
ہے۔اور اس کی بڑی صنعت یہ ہے کہ سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام نے

فرمایا ؛جب تم قبرستان جا ئو تو کہو اسلام و علیکم یا اھل القبور...تو کس کو
آپ سلام کر رہے ہیں؟کس کو آپ سلام کر رہے ہیں ؟جسم تو موجود ہے نہیں
وہاں وہ تو مٹی ہو گیا قبر کھود کر دیکھ لیں آپ اسلام و علیکم یا اھل القبور...
کا مطلب سیدھا سا یہ ہے کہ روح موجود رہتی ہے اور زندہ آدمی جب سلام کر
تا ہے تو سلام کون کر تا ہے ؟آدمی کر تا ہے یا اس کی روح کر تی ہے ؟بہت
سوچنے کی بات ہے زندہ آدمی سلام کر تا ہے اسلام و علیکم یا اھل القبور...تو
اس کا جسم سلام کررہا ہے یا اس کی روح سلام کر رہی ہے ؟اس لئے کہ جب
روح نکل گئی تو جسم تو بو لتا نہیں تو آدمی مر جا تا ہے اس کا جسم مٹی میں
تبدیل ہو جا تا ہے فنا ہو جا تا ہے لیکن روح فنا نہیں ہو تی ہے روح امر ربی ہے
بس اسی بات پر میں ختم کر تا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کی شریقت قبول
فرمائے کہ ہمیں یہ سوچنا ہے ہماری اصل روح یاہماری اصل جسم ہے ؟زور
سے آپ سب بولیں ہماری اصل روح یاہماری اصل جسم ہے؟روح ہے ۔تو اتنی
سی بات میں نے عرض کی تھی باقی جو باتیں تھیں ضروری رمضان شریف سے
متعلق رمضان المبارک کے برکات سے متعلق ،سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام
اور اللہ سے متعلق ،وہ ڈاکٹر وقار یوسف نے ما شا اللہ اتنی اچھی طرح بیان کر
دیا ہے آپ تو پتا نہیں زیادہ سمجھیں ہو نگے میں بھی تھوڑا تھوڑا سمجھ گیا ہوں
۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے ۔ اختتام

★★★★★★★.